افریقہ کے ایک عظیم مجاہد

پروفیسر حافظ سید خالد محمود ترمذی

محمد بن علی السّنوسی

برصغیر پاک و ہند کی طرح تاریک براعظم افریقہ میں اسلام کی اشاعت اور احیاء بھی علماء کرام اور صوفیائے عظام کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔ لیکن افریقہ کے صوفیائے کرام برصغیر کے صوفیاء کرام سے اس لحاظ سے مختلف و ممتاز نظر آتے ہیں کہ :-

ا۔ وہ سب صاحب طرز مصنف اور جید عالم باعمل تھے۔

ب۔ ان کی اکثریت نے سید احمد شہیدؒ کی طرح مخالف اسلام تہذیبوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ (جسے ہمارے ہاں عموماً تصوف کے تصور کے خلاف سمجھا جاتا ہے)

ج۔ فقہی مسائل کے روائتی تقلید کے خلاف اور اجتہاد کے زبردست داعی تھے۔ نرے مقلد نہ تھے اسی لئے ان میں سے اکثر اپنے سلسلوں کے بانی گذرے ہیں۔

ان میں محمد بن علی السنوسی سب سے نمایاں اور منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کے حالات زندگی اور کمالات کا مختصر تذکرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ جس کا ذکر علامہ اقبال نے بھی اپنے اس شعر میں کیا ہے ؎

کیا خوب امیر فیصل نے سنّوسی کو پیغام دیا
تو نام و نسب کا حجازی ہے پر دل کا حجازی بن نہ سکا

آپ ۱۷۸۷ء میں الجیریا کے علاقے مستغانم کے ایک گاؤں الوسیطہ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کا نسب حضرت حسنؓ ابن حضرت علی رضؓ سے جا ملتا ہے۔ آپ ادریسی خاندان کے چشم و چراغ تھے جس نے مراکش میں پہلی مسلم سلطنت کی بنیاد ڈالی تھی۔ آپ نے اپنی تصنیف " الدرر السنیۃ فی اخبار السلالۃ الادریسیۃ" میں اس کی مکمل تفصیل دی ہے۔

آپ دو سال کے تھے کہ آپ کے والد ماجد علی السنوسی قضاء الٰہی سے انتقال کر گئے۔ تو آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت آپ کی چچی سیدہ فاطمہ اور عم زاد شریف سنّوسی نے ابتدائی تعلیم مستغانم میں ہی حاصل کی۔

جو قرآن و حدیث، مالکی فقہ اور تصوف کی مبتدیات پر مشتمل تھی۔ ۱۸۰۵ء میں جب آپ ۱۰ سال کے ہوئے تو آپ نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مراکش کے مشہور شہر فاس کا قصد کیا۔ جہاں شہرۂ آفاق جامعہ قرویین میں آپ نے ۴ سال حصول تعلیم میں صرف کئے۔ فقہ مالکی آپ کا پسندیدہ اور خاص مضمون تھا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ جامعہ قرویین میں ہی معلم ہو گئے۔ جلد ہی آپ نے درس و تدریس کو خیرباد کہا اور سیر و سیاحت پر نکل کھڑے ہوئے۔ کچھ عرصہ مستغانم میں بھی گذارا۔

۱۸۲۴ء کے اوائل میں آپ مصر پہنچے اور جامعہ ازہر میں داخل ہو گئے۔ یہاں ایک سال مزید آپ نے فقہ مالکی میں مہارت تامہ اور تخصص کے حصول میں گذارا لیکن یہاں کا صدیوں پرانا اور دقیانوسی طرز تعلیم اور نصاب تعلیم آپ کی جدت پسند طبیعت کو راس نہیں آیا۔ نیز اندھی تقلید کے آپ سخت مخالف تھے۔ اور اجتہاد کے دروازے جو علماء نے ۵ صدیوں سے بند کر دئے تھے کھولنے پر مصر تھے۔ بس یہی خیالات آپ کے اور علما ازہر کے مابین وجہ نزاع بن گئے۔

علماء ازہر کے مخاصمانہ رویے کی وجہ سے بالآخر آپ کو مصر چھوڑنا پڑا۔ ۱۸۲۴ء کے آخر میں آپ حج کی غرض سے مکہ وارد ہوئے۔ یہاں مقامی اور اسلامی ممالک کے دیگر علماء سے آپ کو تبادلہ خیالات کے مواقع ملے۔ ان میں سے نامور عالم اور "نوصوفی" احمدیہ ادریسیہ سلسلہ کے بانی حضرت علامہ احمد الفاسی سے آپ بہت متاثر ہوئے۔ ایسے عالم شریعت اور عامل طریقت ہستی کی نیابت حاصل کرنے کے آپ متمنی تھے اور علامہ الفاسی کو اپنے جانشین کی تلاش تھی۔ جو حضرت سنوسی کی صورت میں انہیں مل گیا۔

علامہ الفاسی فاس کے نزدیک ایک گاؤں العرایش میں ۱۷۵۸ء میں پیدا ہوئے اس طرح الفاسی کی عمر اس وقت ۶۶ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ کو اسلامی علوم اور تصوف میں کامل دسترس حاصل تھی کہ "نوتصوف" کے بانیوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ نوتصوف یا نیا تصوف روایتی اور مروجہ تصوف سے اس لحاظ سے مختلف ہے۔ کہ "نوصوفی" فنا فی اللہ پر یقین نہیں رکھتے۔ اور صرف فنا فی الرسول کے قائل ہیں۔ علامہ الفاسی کو بھی احمد تیجانی (سلسلہ تیجانیہ کے بانی نامور نوصوفی) کی طرح یہ دعویٰ تھا کہ جن اوراد و وظائف کی وہ اپنے مریدوں اور شاگردوں کو تلقین کرتے ہیں۔ وہ ایک خواب کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتائے تھے۔

نوتصوف کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ مروجہ تصوف کے جملہ مشرکانہ اور جاہلانہ قسم کی رسومات اور توہم پرستانہ عقائد اور غلط قسم کے تعویذ گنڈے، مزاروں پر جا کر صاحب قبر سے مرادیں مانگنا۔ مزاروں پر سجدے کرنا وغیرہ سے سخت بیزار ہے۔ بلکہ یہ اپنے مزاج میں عبدالوہاب نجدی اور صوفیاء کی دو انتہاؤں کے

کے درمیان توازن اور اعتدال کی راہ ہے۔ اس معتدل رویے کی وجہ سے موصوف علامہ الفاسی کے سلسلہ احمدیہ اور لیبیا کے نہ صرف بہت سے پیروکار بن گئے بلکہ اس نے نئی سلسلوں کو جنم دیا جن میں سنوسی سلسلہ بہت مشہور ہوا۔ اور افریقہ میں خوب پھیلا۔ سنوسی کو بھی اپنے مرشد کی طرح امام احمد بن حنبل، امام ابن تیمیہ اور امام عبدالوہاب نجدی سے گہری عقیدت تھی۔ اسی لئے مخالفین طنزاً آپ کو وہابی کہتے تھے۔ دوسرے الفاظ میں تو تصوف کی ظاہری شکل وصورت تو مروجہ تصوف سے مشابہ ہے۔ لیکن اس کی روح اور مزاج اس سے بالکل مختلف ہے۔ کیونکہ شریعت کی ہر قدم پر پابندی اس کا اصول ہے۔

علامہ الفاسی اور آپ کے شاگرد رشید سنوسی کے انہی مجددانہ رجحانات کی وجہ سے علماء مکہ ان دونوں حضرات کے مخالف ہو گئے۔ بالآخر دونوں کو مکہ معظمہ چھوڑ کر یمن ہجرت کرنا پڑی۔ یہاں ۱۸۲۲ء میں الفاسی انتقال کر گئے۔ انتقال سے قبل آپ سنوسی کو اپنا جانشین بنا گئے تھے۔ لیکن دو اور طاقتور امیدوار پیدا ہو گئے۔ محمد عثمان المرغانی اور ابراہیم الرشیدی جن کی وجہ سے ادریسیہ سلسلہ ۳ شاخوں میں بٹ گیا۔

حضرت سنوسی کے حامی چونکہ تعداد میں زیادہ تھے اس لئے ایک علیحدہ سلسلہ سنوسیہ کی بنیاد پڑ گئی لیکن دوسرے دو سلسلوں مرغانیہ اور رشیدیہ کی مخالفت کی وجہ سے آپ کو ایک بار پھر یمن چھوڑنا پڑا آپ مکہ معظمہ واپس ہجرت کر گئے۔ یہاں آپ نے ۱۸۳۷ء میں جبل قبیس میں پہلے زاویے (ایک طرح کی خانقاہ جو مسجد، مدرسہ، اساتذہ اور شاگردوں کے رہنے کے لئے مکانات پر مشتمل ہوتی تھی) کی بنیاد رکھی لیکن زاویے کی عمارت چھوٹی ہونے کی وجہ سے دن بدن بڑھتے ہوئے شاگردوں کی تعداد کا ساتھ نہ دے سکی۔ اور کچھ مقامی علماء کی مخالفت کی وجہ سے آپ کو دوبارہ مکہ چھوڑنا پڑا۔ مکہ چھوڑ کر آپ واپس وطن پہنچے اور ۱۸۴۲ء میں آپ نے موجودہ لیبیا درنہ اور بن غازی کے درمیان ایک مقام البیضاء کو اپنا مرکز بنایا جہاں تقریباً ۱۵ سال تک آپ نے تبلیغی اور علمی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ یہاں سے آپ نے تبلیغی اور مشنری وفود (جو ایسے شاگردوں پر مشتمل ہوتے تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے وقف کر رکھی تھیں) برقہ۔ فزان اور تمام مغربی اور جنوبی لیبیا میں بھیجے۔ جنہوں نے لوگوں کو اسی اسلام کی طرف لوٹنے کی دعوت دی جو تیرہ سو سال قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے جب آپ نے دیکھا کہ یہاں سے اسلام کی دعوت وتبلیغ تسلی بخش طور پر جاری وساری ہو گئی ہے تو البیضاء کا انتظام ایک نائب کے ہاتھ میں دے کر ۱۸۴۶ء میں آپ پھر عازم مکہ ہوئے اور ۱۸۵۳ء تک وہیں مقیم رہے۔

اس سات سالہ قیام مکہ کے دوران آپ کے علمی اور روحانی درجات نے مزید ترقی کی۔ یہاں آپ کو مکہ کی عالی شان لائبریریوں سے استفادہ کا موقع بھی ملا۔ اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے آپ نے اپنے

خیالات کو مجتمع کر کے کتابی صورت دینے کی کوشش کی جس کا مرکزی مضمون احیائے اسلام اجتہاد کی ضرورت اور اندھی تقلید کی مذمت تھے۔

آپ کے ایک سوانح نگار احمد صدیق الدجانی نے اپنی تصنیف" حرکۃ السنوسیۃ" میں آپ کی تصانیف کی تعداد ۴۴ بتائی ہے جن میں سے کچھ تو مطبوعہ ہیں۔ ان میں سے دو راقم کی نظر سے بھی گزری ہیں۔ اور باقی مخطوطات کی صورت میں لیبیا کی سابقہ شاہی لائبریری میں محفوظ ہیں۔ جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک شاعر، ایک جید عالم، ایک ذہین فقیہہ، ایک مستند مورخ اور ماہر انساب تھے۔ ایک کتاب آپ کی علم جفر پر بھی ہے۔ حساب میں بھی آپ کو کافی مہارت حاصل تھی۔

الغرض مکہ میں رہ کر آپ کو اسلامی تعلیمات کو حجاج کے ذریعے دیگر اسلامی ممالک تک پھیلانے اور پہنچانے کا نادر موقع فراہم ہوا۔ مکہ چونکہ عالم اسلام کا مرکز ہے۔ اس لئے اتحاد اسلامی کی دعوت کے لئے یہ وزول مقام تھا۔ سنوسی تحریک کی روز افزوں توسیع و ترقی اور کامیابی کی وجہ سے علماء مکہ بھی اب آپ کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھنے لگے۔

۱۸۵۳ء میں آپ کے لیبیا کے عقیدت مندوں کے مسلسل اصرار نے آپ کو پھر وطن لوٹنے پر مجبور کر دیا۔ وطن لوٹتے ہی آپ نے اپنے جاں نثاروں کی ایک جماعت کو لیبیا کے مختلف اطراف میں اس غرض سے بھیجا کہ وہ ایک اور موزوں مرکز کی تلاش کریں۔ انہوں نے البیضاء سے سینکڑوں میل دور جنوب مشرق کی طرف ایک مقام جغبوب کا انتخاب کیا۔ یہ مصر اور نخلستان سیوہ کی سرحد پر دو تجارتی شاہراہوں کے سنگم پر واقع ہے۔ جہاں آپ نے ایک عظیم جامعہ کی بنیاد ڈالی جو جلد ہی البیضاء کی نسبت ایک اہم روحانی علمی اور دینی مرکز بن گئی۔ آپ کا ایک مغربی سوانح نگار ایون پرچرڈ اسے دوسری جامعہ ازہر اور آکسفورڈ کے پایہ کی یونیورسٹی قرار دیتا ہے۔ وہ اسے" صحرا کی آکسفورڈ" کے نام سے یاد کرتا ہے۔ جہاں کی لائبریری میں ۸۰۰۰ سے زائد نادر کتب کا ذخیرہ تھا۔ یہاں نہ صرف نادر روزگار اساتذہ شاگردوں کو مروجہ اسلامی علوم کا درس دیتے تھے بلکہ انہیں مختلف قسم کے صنعت و حرفت کے پیشوں کی عملی تربیت بھی دی جاتی زراعت و باغبانی اور سپہ گری کی تعلیم دی جاتی۔ سنوسی بہ نفس نفیس تسبیح بدست ذکر کرتے ہوئے ان میں شامل ہو جاتے۔ اور ان پیشوں کے سیکھنے میں ان کی حوصلہ افزائی فرماتے کیونکہ یہی پیشے ان کی عملی زندگی میں ان کے کام آتے۔

الغرض ایک بھرپور زندگی گذار کر یہ آفتاب رشد و ہدایت بالآخر ۱۸۵۹ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔ لیکن اپنے پیچھے ایسی شمعیں روشن کر گیا جن کی ضیا پاشیوں سے افریقہ ایک عرصے تک منور رہا۔

Safety MILK
THE MILK THAT
ADDS TASTE TO
WHATEVER
WHEREVER
WHENEVER
YOU TAKE
YOUR SAFETY
IS OUR Safety MILK

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED